نسیماتِ عنبریہ

اعنی

احوال و مقاماتِ حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ پاکستان

یطلب من المکتبہ: الشیخ بشارع دار الشفقۃ بفاتح ۷۲ غرہ استانبول

ترکیہ

Marfat.com

عکس ہبی بر نسخۂ خطی مخزونہ در کتاب خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پاکستان

رشحاتِ عنبریہ

اسکنی

احوال و مقامات حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (ف ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء)

تالیف

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شرقپور شریف۔ ضلع شیخوپورہ

یطلب من المکتبۃ ایشیق بشارع دار الشفقۃ بفاتح ۷۲ نمرہ

استانبول۔ ترکیۃ

Marfat.com

کتاب ——— رشحاتِ عنبریہ
مولف ——— حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی (۱۳۰۱ھ)
تحقیق و تعلیق ——— محمد اقبال مجددی
طبع اوّل ——— ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء
تعداد ——— ایک ہزار
ہدیہ ——— دعائے خیر بحق ناشرین

طابع: ضیا شاہد، مطبع: منزل پرنٹرز ۹، سرکلر روڈ۔ لاہور

تشکر

یہ کتابچہ حضرت صاحبزادہ الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ کے مالی تعاون سے شائع ہو رہا ہے۔ جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

ملنے

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

یطلب من المکتبۃ ایشیق بشارع دار الشفقۃ بشارع ۷۲ نمرہ
استانبول۔ ترکیۃ

۲۔ مکتبہ سراجیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان)

Marfat.com

مُقدمہ

پاکستان و ہند کے سوانحی ادب میں سلسلۂ نقشبندیہ کی اہم خدمات ہیں۔ تصنیفی اعتبار سے اس سلسلہ طریقت کو دیگر سلاسل پر ترجیح حاصل ہے۔ خصوصًا تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں اس سلسلہ مبارکہ کے سوانحی ادب میں خاصا اضافہ ہُوا ہے۔ اس دور کے تقریبًا ستر تو صرف تذکرے ہی ہماری نظر سے گذرے ہیں۔

اس وقت فقط کتاب حاضر کے صاحب سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء) اور آپ کے متعلقین کے احوال کے ماخذ کی مجمل فہرست کے بعد ہی ہم رسالہ حاضر کا تعارف کروا سکتے ہیں۔

(۱) ۱۲۳۷ھ/۱۸۲۱ء شاہ غلام علی دہلوی، حضرت: کمالات مظہری

(۲) ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۶ء رؤف رؤف احمد مجددی: جواہر علویہ

(۳) ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء محمد بن عبداللہ خالدی: البہجۃ السنیہ

(۴) ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۲ء عبدالغنی محدث شاہ: تکملہ مقامات مظہری

(۵) ۱۲۷۷ھ/۱۸۵۲ء دوست محمد حاجی خواجہ (تحفہ زواریہ مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید)

(۶) ۱۲۷۷ھ رشحات عنبریہ کتاب حاضر

(۷) ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء محمد مظہر مجددی: مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ

(۸) ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء محمد عمر مجددی: انساب الطاہرین۔

(۹) ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء محمد عادل کاکڑی: مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ

(۱۰) ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء معزالدین بن عبدالکریم: مجموعہ فضائل الباری فی مناقب دوست محمد قندھاری، نیز جوہر ملفوظات خلاصہ فضائل الباری

Marfat.com

(۱۱) امان اللہ ملا : مناقب حضرت شاہ احمد سعید (فارسی نظم)

(۱۲) ۱۲۸۶ھ/۱۳۰۶ھ محمد محبوب علی : خلوت در انجمن

(۱۳) ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء محمد حسن کنتوری : ملفوظات حضرت مولوی غلام نبی للّٰہی رح

(۱۴) ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

(۱۵) ۱۳۰۱ھ/۱۲۹۸ھ نامعلوم : سیر الکاملین

(۱۶) ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء عبدالمجید خالدی : الحدائق الوردیہ فی اجلاء النقشبندیہ

(۱۷) ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء محمد مراد قزانی : نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات
[تکملہ رشحات عین الحیات کاشفی]

(۱۸) ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء ابوالحسن نقشبندی : مقامات گل محمدیہ فی احوال مشائخ نقشبندیہ

(۱۹) ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء محمد معصوم شاہ : ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین

(۲۰) ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء احمد ابوالخیر مکی : ہدیۂ احمدیہ

(۲۱) ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء عبدالمجید خانی خالدی : السعادۃ الابدیہ

(۲۲) ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء اکبر علی نقشبندی : فوائد عثمانیہ [ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ محمد عثمان رح دامانی ف ۱۳۱۴ھ

(۲۳) ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء عبداللہ شاہ ابوالحسنات : گلزار اولیاء

(۲۴) ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء محمد حسن مجددی : انساب الانجاب

(۲۵) ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء زید ابوالحسن فاروقی : مقامات خیر

یہ چند بنیادی مآخذ ہیں، جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے حوالہ سے اکثر کتب میں آپ کا ذکر خیر آتا ہے۔

مذکورہ مآخذ میں شمارہ ۱، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۵ غیر مطبوعہ ہیں باقی سب چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مآخذ میں سے نمبر چھ کا مختصر تعارف ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

رشحات عنبریہ

یہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مکی (۱۳۰۱ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کی زبان عربی نثر و نظم ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ کے فوراً بعد جو سوال ذہن میں ابھرتا ہے وہ یہ کہ جب انہیں مصنف کی اسی موضوع پر مفصل کتاب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں موجود ہے تو اس مختصر رسالہ کی تالیف کی کیا ضرورت تھی ؟

مناقب احمدیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انہیں مصنف نے حضرت کے حالات پر ایک عربی رسالہ مناقب صغریٰ تالیف کیا تھا جس سے مراد یہی پیش نظر رسالہ رشحاتِ عنبریہ ہی ہے کیونکہ مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ اور رسالہ حاضر کے تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کچھ اقتباسات مناقب احمدیہ میں پائے جاتے ہیں[1]۔ اس کے عربی ترجمہ میں اسی رشحات عنبریہ کو المناقب الصغریٰ" کہا گیا ہے[2]۔ گویا یہ رسالہ مناقب احمدیہ کی تالیف ۱۲۸۱ھ سے قبل وجود میں آچکا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اہل عرب کو اس عظیم شخصیت سے متعارف کروانے کے لئے عربی میں ایک رسالہ لکھنے کی ضرورت محسوس کی گئی تو آپ نے عربی زبان میں نہایت فصیح و بلیغ و مسجع انداز میں یہ رسالہ حاضر تحریر فرمایا۔ گویا رشحات عنبریہ کا سال تالیف ۱۲۷۷ھ ہے۔

اگرچہ مؤلف نے اس رسالہ کا نام وضاحت سے نہیں لکھا لیکن فقرۂ ذیل اما بعد فھور شحاتٌ عنبریۃ یتعطر بھا حواس السامعین ورائحات مِسکیۃٌ اَذْ فرِیّۃ (ورق ۲ ب) سے قیاس کر کے ہم نے اس کا نام رشحات عنبریہ تجویز کر لیا ہے۔ مؤلف نے رسالہ کے متن میں اپنا نام نہیں لکھا لیکن دیباچہ

---

[1] مناقب احمدیہ ص ۲۰۲، رشحات عنبریہ ورق ۱۱ ا

[2] المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ ص ۲۳۷

Marfat.com

ہیں صاف بتایا ہے کہ یہ رسالہ میرے والد حضرت شاہ احمد سعید کے حالات پر مشتمل ہے لیکن رسالہ کے خاتمہ میں اپنا نام واضح طور پر بتایا ہے۔ اس رسالہ کے کاتب کے ترقیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مدینہ منورہ ہی میں تالیف ہوا اور وہیں سے حضرت مؤلف نے خود اپنے دستِ مبارک سے کتابت کر کے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے خلیفہ اوّل حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہما کے مطالعہ کے لئے موسیٰ زئی شریف ارسال فرمایا (ورق ۱۳ ب) خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے اس متبرک خطی نسخے کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔ اس نسخے کی دریافت کا سہرا خانقاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سراجی مجددی مدظلہ کے صاحبزادہ جناب محمد سعد سراجی ملقب بہ مرشد بابا مدظلہ کے سر ہے جنہوں نے اس گوہر نایاب کی نشاندہی فرمائی اور عکس برداری کے لئے نسخہ عنایت کیا۔

مؤلف

رسالہ رشحاتِ عنبریہ کے مولف حضرت شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مدنی ہیں۔ آپ صاحبِ سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کے صاحبزادے اور ذی علم مصنف تھے۔ آپ کا فیضان نہ صرف پاکستان و ہندوستان بلکہ عالم اسلام میں خاصا پھیلا ہے۔ حضرت مولف نے اپنے حالات اپنی سب سے مشہور تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ میں خود تحریر کئے ہیں۔ بعد کے تذکرہ نویسوں نے انہیں کے اعادہ پر اکتفا کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"میری ولادت ۳ جمادی الاولیٰ کو ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء میں خانقاہ شریف دہلی میں ہوئی میرے والد حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمہارے دادا جو کہ صحیح کشف رکھتے تھے۔ تمہارے حق میں عظیم بشارات دیں اور تمہارا نام مظہر محمد اور تاریخ ولادت مظاہر محمدی فرمائی۔ میں نے نو سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر کے اپنے والد بزرگوار سے اکثر دینی درسی کتب پڑھیں۔ کمسنی میں حضرتِ والا نے ایک خاص وقت میں مجھے بلایا اور بیعت سے

سرفراز فرمایا اور مراقبۂ احدیت کی تلقین کی۔ سنِ بلوغت کے قریب تھا کہ باطن کی دائمی نگرانی جو کہ دوامِ حضور کے مبادیات میں سے ہے پر فائز کیا اور شرح ملا جامی (در علم نحو) کی تعلیم دی۔ اس طرح بائیس سالہ عمر میں مجھے ظاہری اور باطنی علم سے فارغ کر کے اجازتِ مطلقہ دی اور مریدین کو توجہ دلانا شروع کی اور چند احباب میرے حوالہ کئے اور کتب تصوف خصوصاً مکتوباتِ حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کمال تحقیق و تدقیق کے ساتھ دو بار پڑھائے۔

سرہند شریف کی حاضری کے بعد والدین کی اجازت سے حرمین الشریفین کی زیارت کے لئے روانہ ہوا اور عرصہ کے بعد واپس آیا۔ اس دوران حضرت والد نے بہت سے گرامی نامے مجھے لکھے اور میں نے بھی مکشوفاتِ حرمین پر بہت سے عریضے حضرت کی خدمت میں ارسال کئے۔"[1]

جن میں مولف نے دس خطوط اپنی کتاب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ میں نقل کئے ہیں[2]

اپنے والد بزرگوار کے علاوہ ابتدائی کتب آپ نے مولوی حبیب اللہ سے اور صحاح ستہ اپنے عم اکبر حضرت شاہ عبدالغنی مجددی[3] سے بالاستیعاب پڑھیں[4]

---

[1] شاہ محمد مظہر، مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ۔ مطبوعہ افضل المطابع دہلی ۱۳۰۲ھ ص ۲۶۱ ملخصاً

[2] ایضاً ص ۲۶۱ - ۲۷۶

[3] حضرت شاہ عبدالغنی مجددی (۱۲۳۴ھ - ۱۲۹۶ھ / ۱۸۱۹ء - ۱۸۷۸ء) بن حضرت شاہ ابوسعید مجددی، حضرت شاہ محمد اسحٰق کے شاگرد اور حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ تھے۔ حرمین الشریفین میں انہیں بہت مقبولیت ہوئی حضرت شاہ احمد سعید کے ساتھ آپ نے بھی ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء میں حرمین الشریفین کو ہجرت کی۔ حاشیہ سنن ابن ماجہ (انجاح الحاجہ) تکملہ مقاماتِ مظہری، تحفۂ تیموریہ، شفاء السائل، اردو ترجمہ نصاب الاحتساب اور تبریز المکنونات فی تخریج احادیث المکتوبات آپ کی تصانیف سے ہیں تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو مقاماتِ خیر ص ۷۴ - ۸۱

[4] محمد معصوم شاہ : ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۴۰

Marfat.com

اپنے والد کے ہمراہ ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۷ء میں حرمین الشریفین کو آپ نے بھی ہجرت کی اور مدینہ منوّرہ میں وہیں مقیم ہو گئے آپ نے مدینہ منورہ میں سہ منزلہ نہایت عمدہ رباط ۱۲۹۰ھ میں بنائی حضرت شاہ محمد عمر بن حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے اس کی تاریخ کہی ؎

چوں اَخِ کامل محمد مظہر عالی ہمم ساخت خوش بنیاد زیبا خانقاہ احمدی

سال تاریخش دعائیہ عمر گفت۔ اے الٰہ تا ابد آباد باد اخانقاہ احمدی

یہ خانقاہ رباط مظہر کے نام سے مشہور ہے اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے قریب واقع ہے حضرت شاہ محمد مظہرؒ نے دوشنبہ ۱۱ محرم ۱۳۰۱ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں قبۂ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب مدفون ہیں۔ آپ کے دس صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔

تالیفات

حضرت شاہ محمد مظہر کی کئی تالیفات یادگار ہیں۔ ابھی تک آپ کی تمام تالیفات منظر عام پر نہیں آئی ہیں۔ صرف مفصلہ ذیل کا ہمیں علم ہے۔

(۱) رشحات العنبریہ (رسالہ حاضر)

(۲) مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ تکمیل بسال ۱۲۸۱ھ مطبوعہ اکمل المطابع دہلی ۱۲۸۲ھ

(۳) المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ۔ عربی ترجمہ کتاب مذکور مطبوعہ قزان ۱۸۹۶ء

(۴) الدر المنظم فی القیام تجاۃ القبر المکرم باسم تاریخی الدر المنظم ۱۲۹۶ھ

یہ رسالہ مع شرح مسمّٰی بہ السلک المنظم از سید محمود مدراسی۔ مطبع احسن المطابع مدراس سے ۱۳۲۴ھ میں چھپ چکا ہے [۱]

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمۂ رسالہ ہذا تحت عنوان "خود نوشت حالات مولف"

---

[۱] زید ابو الحسن فاروقی۔ مقاماتِ خیر ص ۱۰۴

Marfat.com

فتوح الاوراد استملہ الفقیر اضعف عباد اللہ
اللہ الاکبر محمد مظہر ابن شیخ احمد سعید رفیعا
سبحانہ رضوانیہ الحمید ناکثر اہ الشرفی
فی حضرۃ الدہلی وفقہ لتبہ الغنی تعالی وتقدس

عکس تحریر و مہر مولف رسالہ ہذا (حضرت شاہ محمد مظہرؒ) جو فتح الاوراد تالیف ملا فتح محمد برہانپوری کے پہلے ورق پر ثبت ہے۔ یہ خطی نسخہ بھی کتاب خانہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پاکستان میں ہے

Marfat.com

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ

رسالہ رشحات العنبریہ کا موضوع حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے حالات و کمالات ہے۔ اسلئے صاحب سوانح کا مختصر تعارف اردو میں لازم ہے۔

آپ حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں۔ اسم گرامی احمد سعید اور کنیت ابو المکارم ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (ف ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) کی اولاد مبارک سے تھے[1] یکم ربیع الاخریٰ ۱۲۱۷ھ / ۳۱ جولائی ۱۸۰۲ء کو ریاست رام پور میں پیدا ہوئے اور وفات ظہر و عصر کے مابین بروز سہ شنبہ ۲ ربیع الاوّل ۱۲۷۷ھ / ۱۸ ستمبر ۱۸۶۰ء مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گنبد سے متصل جانب قبلہ سپرد خاک ہوئے۔ آپ کی عمر ۵۹ سال تھی۔ قرآن پاک کے حافظ تھے۔

جب آپ کے والدِ ماجد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ سے بیعت ہونے کے لئے دہلی گئے تو آپ بھی ان کے ساتھ تھے اور حضرت شاہ صاحب سے بیعت ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر دس سال پوری نہیں ہوئی تھی شاہ صاحب آپ پر نہایت مہربان تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے لوگوں سے ایک بچہ طلب کیا کسی نے نہیں دیا ابو سعید نے میری طلب پوری کردی اور اپنا بیٹا مجھے دے دیا۔

تعلیم

حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے حضرت شاہ غلام علیؒ سے کتب تصوف سبقاً پڑھی تھیں اور مروجہ علوم کی تحصیل مفتی شرف الدین شاہ سراج احمد مجددی، مولوی محمد اشرف اور مولوی نور سے کی۔

خلافت

حضرات مجددیہ کا سلوک اوّل سے آخر تک حضرت شاہ صاحب سے حاصل کیا اور شاہ صاحب ہی نے آپ کو خلعت عطا کی۔ لیکن چونکہ آپ نے جمیع مقامات میں اپنے والد بزرگوار سے بھی توجہات لیں اس لئے شجرہ میں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی بھی لیا جاتا ہے[1]

---

[1] شجرہ کے لئے ملاحظہ ہو تعلیقات رسالہ حاضر

Marfat.com

حضرت شاہ غلام علی نے اپنے ایک رسالہ کمالات مظہری تالیف ۱۲۳۷ھ میں شاہ احمد سعید کے بارے میں لکھا ہے۔

"حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابوسعید بہ علم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفہ قریب است بہ والد ماجد خود"

۱۲۴۹ھ میں آپ کے والد بزرگ جب حج کے لئے روانہ ہوئے تو خانقاہ شریف آپ کے حوالے کی جہاں آپ نے طالبانِ حق کو چوبیس سال سات ماہ تک فیضیاب کیا[1]

۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بے شمار علماء و مشائخ نے بلاد اسلامیہ کی طرف ہجرت کی۔ ان میں حضرت شاہ احمد سعیدؒ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔

اُن انتہائی خراب حالات میں بھی آپ چار ماہ تک کامل استقامت کے ساتھ دہلی میں مقیم رہے۔ جب کوئی آپ سے ہجرت کے لئے کہتا تو آپ فرماتے کہ ہم اپنے مشائخ کرام کی اجازت کے بغیر شہر سے باہر نہیں جا سکتے۔ ان حالات میں آپ خود مع فرزندان و مریدین سراج الدین محمد ابوظفر بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے اور کتاب و سنت کے موافق بادشاہ کی فہمائش کی[2] ہندوستان کے مقتدر علماء نے اس وقت جہاد کا فتویٰ جاری کیا۔ اس فتویٰ کے اولیں محرک اور دستخط کنندہ آپ ہی تھے کہ ان حالات میں جبکہ انگریز دہلی پر چڑھ آئے ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال خطرہ میں ہے، اس صورت میں مسلمانوں پر جہاد فرض ہے یا نہیں"؟

جہاد کا دہلی میں سب سے پہلے حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے ہی چرچا کیا اور فتویٰ جہاد پر اپنے دستخط ثبت کئے۔[3]

---

[1] حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے یہ حالات مولف رسالہ ہذا کی دوسری تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ اور مولانا زید ابوالحسن فاروقی کی کتاب مقاماتِ خیر، ص ۸۲ - ۹۲ سے ملخصاً ماخوذ ہیں۔

[2] محمد معصوم شاہ: ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۲۳

[3] تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو عبداللطیف: روزنامچہ ۱۸۵۷ء مرتبہ خلیق احمد نظامی ص ۸۸، کمال الدین حیدر: قیصر التواریخ ۲/۵۰۴
غالب: خطوط ۲/۵۴، محمد ایوب قادری: جنگ آزادی ۱۸۵۷ء۔ کراچی ۱۹۷۶ء ص ۴۰۷ - ۴۰۸
عتیق صدیقی: اٹھارہ سو ستاون اخبار اور دستاویزیں۔ دہلی ۱۹۶۶ء ص ۱۹۹

Marfat.com

آخر استخارۂ مسنونہ کے بعد آپ مع اہل وعیال حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کے لئے روانہ ہوئے اور راستے کے بے شمار مصائب کے باوجود آپ اپنے خلیفۂ نامدار حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری[1] رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان کی خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لے گئے۔ حضرت حاجی صاحب نے نہایت تپاک سے خیر مقدم کیا۔

حضرت شاہ احمد سعید نے اپنے مریدین اور خانقاہ دہلی حضرت حاجی دوست محمد کے سپرد کی اور اپنے دستِ خاص سے یہ تحریر حاجی صاحب کو عنایت کی۔

---

[1] حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۸۴ھ ۱۸۶۷ء) حضرت شاہ ابو سعید مجددیؒ کے مرید اور حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے مشہور ترین خلفاء میں سے تھے۔ پاکستان و ہند، خراسان عربستان اور ترکی کے بہت سے طالبانِ حق ان کے دست حق پرست پر بیعت کر کے خادمانِ خدا میں شامل ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب کی کئی مقامات پر خانقاہیں تھیں لیکن آپ کا زیادہ قیام موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پاکستان میں ہوتا تھا۔ وصال کے بعد آپ اسی خاک پاک میں دفن ہوئے حضرت حاجی صاحب کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہٗ (متوفی ۱۳۱۴ھ) ان کے بعد حضرت خواجہ مولانا سراج الدین قدس سرہٗ (ف ۱۳۳۳ھ) اور ان کے بعد حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہٗ (ف ۱۹۵۷ء) اور آپ کے وصال کے بعد اب حضرت مولانا خواجہ محمد اسمٰعیل مدظلہ خانقاہ شریفہ کے سجادہ نشین ہیں۔ موصوف ذی علم، نہایت متقی اور پابند شرع شیخ طریقت ہیں۔ حضرت کے چاروں صاحبزادے بھی نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ راقم الحروف کے ان صاحبزادگان میں سے جناب محمد سعد سراجی ملقب بہ مرشد بابا مدظلہ سے بہت اچھے مراسم ہیں موصوف خانقاہ احمد سعیدیہ کے کتب خانہ کی نہایت اچھے طریقے سے حفاظت کر رہے ہیں۔ رسالہ حاضر نسخات العنبریہ صاحبزادہ موصوف ہی کی مہربانی سے یہیں دستیاب ہوا ہے۔ موصوف نے اپنے سلسلہ کی کتابیں شائع کرنے کے لئے ایک ادارۂ نشر و اشاعت بھی مکتبہ سراجیہ کے نام سے موسیٰ زئی شریف ہی میں قائم کیا ہے کئی قابل قدر کتب شائع کی ہیں۔ خانقاہ احمدیہ موسیٰ زئی شریف کے بزرگان کرام کے حالات کیلئے ملاحظہ ہو۔ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ در مقامات عثمانیہ تلخیص و ترجمہ فوائد عثمانیہ صاحبزادہ مرشد بابا جو مطبوعہ اور مشہور ہیں۔

Marfat.com

..... مریدان خود کہ در ہندوستان و خراسان سکونت میدارند کہ بجائے من مقبول بارگاہ احد حاجی دوست محمد صاحب را کہ خلیفہ من اند بدانند و توجہات از ایشان گرفتہ باشند.....
و بہ ضمنیت خویش ہم ایشاں را مخصوص گردانیدند و خانقاہ و مکاناتِ محل سرائے خود و تسبیح خانہ حوالہ کہ ایشان نمودند[1]"

حضرت حاجی صاحب نے اپنے خلیفہ مولوی رحیم بخش اجمیری ہرصوری (ف ۱۲۸۳ھ) کو اسی وقت حضرت شاہ احمد سعید کی موجودگی میں انہیں خانقاہ شریف (دہلی) جانے کا حکم دیا۔ وہ اسی وقت روانہ ہو گئے

چنانچہ حضرت شاہ احمد سعید کا جہاز آخر شوال میں جدہ پہنچا آپ نے ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۸ء کا حج ادا کیا اور ربیع الاول ۱۲۷۵ھ کو مدینہ منورہ میں حاضری دی۔

آپ کی اولاد میں چار صاحبزادے عبدالرشید، عبدالحمید، محمد عمر، محمد مظہر [مولف رسالہ ہذا] اور ایک صاحبزادی روشن آراء تھیں۔

آپ کے خلفاء میں سے حضرت شاہ محمد مظہر نے مناقب احمدیہ میں اسّی حضرات کے نام لکھے ہیں۔ انساب الطاہرین میں حضرت شاہ محمد عمر نے لکھا ہے کہ سینکڑوں افراد آپ سے اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

آپ کے علم ظاہری کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہوئے صاحب سیر الکاملین نے لکھا ہے:

بسیارے از علماء زمان شاگرد حضرت ایشان بودند مثل مولوی عبدالقیوم بن مولوی عبدالحئی و مولانا محمد نواب و مولوی احمد علی سہارنپوری محدث و مولوی ارشاد حسین مجددی و مولوی فیض الحسن سہارنپوری و مولوی عبدالعلی بن قاری ہاشم وغیرہم[2]

---

[1] محمد مظہر: مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ص ۲۴۰-۲۴۱

[2] بحوالہ مقاماتِ خیر ص ۱۴

Marfat.com

حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی تصانیف میں پانچ رسائل ہیں یعنی

۱ : سعید البیان فی مولد سیّد الانس والجان (اردو) مطبوعہ

۲ : الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف (فارسی)

۳ : اثبات المولد والقیام (عربی)

۴ : الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ (فارسی)

۵ : انہار اربعہ (فارسی) مطبوعہ

۶ : تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ المسائل الاربعین (فارسی) مطبوعہ

۷ : مکتوبات ۔ آپ کے تمام مکاتیب تاحال جمع نہیں کیے گئے۔ صرف ایک سو سینتیس (۱۳۷) مکاتیب آپ کے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری نے جمع کئے۔ جنہیں جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے تحفہ زواریہ کے نام سے ۱۳۷۳ھ میں کراچی سے شائع کیا۔

۸ : فتاویٰ ۔ آپ احیاناً فتویٰ بھی دیتے تھے لیکن کسی نے انہیں جمع نہیں کیا۔

اب صاحبِ سوانح، مولف، اور رسالہ کے مختصر تعارف کے بعد اصل رسالہ رشحات عنبریہ ملاحظہ ہو۔

دارالمورخین
گیلانی سٹریٹ ۔ منور عزیز پارک
نیو وسن پورہ ۔ لاہور

محمد اقبال مجددی

۲۷ دسمبر ۱۹۷۸ء

Marfat.com

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی تجلی باسرار انوار ارواح حقائق العارفین المحبوبین ه و
ازال انسداد الحجب الارتیاب بالتهاب اشراق نور الوجود للعاشقین الحبیبین ه
وبسط بساط الانبساط علی بساط اهل الرباط تحت اوراق اشجار اعلام الوصال
للخائفین ه وغرس اوتاد الوداد فی مناجاة خیمات القرب تحت میاه الانشاء
بحبوحة حضرة القدس فخروا له ساجدین ه فتحرك فلك قطب القلب
لاجل شهود الرب باندفاع سماع نغمات رنات التائبین ه وادار کئوس
شراب الحب فسقاهم وارواهم وافناهم عن غیر مولاهم فبدت لهم شمس
الحقیقة فقاموا هائمین ه فادرج مصباح الفلاح فی اصل لب القلب فنظروا
الی جمال ارحم الراحمین ه احمده سبحانه علی نعمائه التی لا تحد ولا تحصی ه و
اشکره تعالی علی الائه التی لا تعد ولا تقصی ه واشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شریك له فیدا ربی ه ولا شبیه له فیضاهی ه ولا ضد له فیجاری
ولا ند له فیباری ه جل وعلا عن مثله ومثاله ه وتقدس وتعالی عن حکم
الفکر والخیال ه تفرد بجلال ملکوته ه وتوحد بجمال جبروته ه له الصفات
المختصة بحقه ه والایات الناطقة بانه غیر مشبه بخلقه ه فالجماد
ینطق بلسان حاله ه والنبات یتکلم باشکاله ه والکل الی التوحید یشیر

Marfat.com

شانِ رسالت

فسبحانه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ٥ واشهد ان سيدنا ونبينا
محمدا عبده ورسوله وخليله وحبيبه ٥ روح جسد الكونين ٥ وعين حيوة
الدارين ٥ شاهد اسرار الازل ٥ ومشاهد انوار السوابق الاول ٥ ظهر التجليات
الاحسانية ٥ ومهبط الظهورات الرحمانية ٥ نور كل شيء وهداه ٥ وسر كل
سر وسناه ٥ اكرمه تعالى بالمخاطبة القصوى ٥ والمشافهة العليا
بالنظر الاسنى وخصصه بالوسيلة العظمى والشفاعة الكبرى في المحشر الاسمى وهو
فخر آدم ومن بعده ٥ وشرف ابراهيم ومن دونه ٥ لولاه لما اظهر الله الخلق
ولما عُلِم الباطل من الحق ٥ الذي بلّغ الرسالة وأدّى الامانة ونصح الامة
وكشف الغمة وجلى الظلمة وجاهد في الله حق جهاده ٥ وعبد الله حتى اتاه
الانبياء ظلال نبوته ٥ والاولياء انوار ولايته ٥ فهو ظل الله الواجب وكل
شيء سواه في ظله ٥ وهو خليفة الله الاعظم على سائر الخلق دقه وجله
شعر محمد سيد الكونين والثقلين ٥ والفريقين من عرب ومن عجم
فاق النبيين في خلق وفي خُلُق ٥ ولم يدانوه في علم ولا كرم ٥
فانه شمس فضل هم كواكبها ٥ يُظهِرْنَ انوارها للناس في الظلم
فمبلغ العلم فيه انه بشر ٥ وانه خير خلق الله كلهم
صلى الله عليه وسلم وعلى جميع اخوانه من النبيين كنوز الحقائق
وهداة الخلائق ٥ وعلى اله واصحابه اجمعين خزنة اسراره ومعادن

Marfat.com

الخلفاء الا

انواره لاسيما الخلفاء الاربعة الذين سبقت لهم الحسنى وزيادة
الصديق الصديق والرفيق الرفيق والفاروق الصدوق مطلق الدنيا
فما غرّه الزخرف ولا الرءوق ذو النورين النيرين الجامع بين
البحرين والمرتضى المنتقى اذا بطش هلك قيصر وكسرى صلوة لا غاية
ولا انتهاء ولا امد لها ولا انقضاء وعلى سائر اولیائه الذين اخلصوا
الاعمال وحققوها وقيدوا شهواتهم بالخوف واوثقوها وسابقوا
الساعات بالطاعات فسبقوها وقهروا بالرياضة اغراض النفوس الردية
فحققوها اولئك هم خير البرية رضى الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن
خشى ربه اما بعد فهذه رشحات عنبرية يتعطر بها حواشى السامعين
ورائحات مسكية اذفرية يتطيب بها انفاس الحاضرين ونشقات
محبية محبوبية يطرب بها قلوب العاشقين الواصلين والتست
لباس الحروف والاصوات لتفيض البركات على الكائنات في مناقب
سيدى الوالد قبلة الاكابر والاماجد شيخ الاسلام ومصابيح
الظلام امام الانام ومرشد الكرام الاجل الاكمل البازغ الاورع
العالم البحر النير المنير قائمة الدين وقاية حكم المتين المتمكن في
مسند الافادة والمتصاعد عن حضيض العادة الى افق السعادة
نور حدقة الاكوان ونور حدقة الاعيان فارس مضمار الخطاب

Marfat.com

٣ وحارس اسرار الكتاب ه ليس مكرمة من الله الاوله منها نصيب
كامل ه ولا موهبة الاوله فيها حظ كافل له التقدم على مشايخ الزمان ه
والتفوق على مشاهير الدوران ه الصفوة شعشعة من نير قلبه
الوافي ه والولاية شعبة من دوحة كرمه الكافي ه من استند لعروة
ارادته فهو الذي ارتقى مدارج الكمال ه ومن اعتصم بحبل اخلاصه
فهو الذي استسعد بحصول المعالي ه غوث الزمان ه وخليفة الرحمن
محبوب الله ه ووارث رسول الله ه قدوة اكابر النقشبندية قيم القرن
الاحمدية شمس الطريقة مخزن الاحسان ه بدر الحقيقة منبع
الايقان ه كنز الهدى بحر التقى عين العلا ه فيض الفيوض رسالة العرفان ه
قطب الحقائق نخبة الاوتاد ه غوث الخلائق زبدة الاعيان ه
هادي الانام وقبلة العظام ه عون البرية صفوة الرحمن ه
الفاروقي النسب ه والمحمدي الحسب ه الهندي المولد ه والمدني المحتد
وهو شيخنا وامامنا وقبلتنا وهادينا ووسيلتنا الى الله الحميد
حضرة الشيخ احمد سعيد ه رضي الله عنه وارضاه ه وقلبي نسب شريف
وروحي ونفسي فداه ه ابن الوحيد الفريد ه الشيخ الى سعيد
ابن زاهد العصر صفي القدر ه ابن صوفي الدهر الشيخ عزيز القدر ه ابن
نخبة العلماء الاتقياء الشيخ محمد عيسى ه ابن سلطان الاولياء الكاملين ه

Marfat.com

الشيخ سيف الدين ٥ وهو الملقب بمحتسب الامة ٥ ابن قطب هند
والشام والروم ٥ مجد الدين خواجه محمد معصوم ٥ الملقب بعروة
الوثقى ٥ ابن الامام الربانى ٥ المجدد والمنور للالف الثاني ٥ الشيخ
احمد السهرندى ٥ ابن العارف الاوحد ٥ الشيخ عبد الاحد ٥
ابن عمدة الساجدين ٥ الشيخ زين العابدين ٥ ابن التقى البهى ٥ الشيخ
عبد الحى ٥ ابن العزيز المجدد ٥ الشيخ محمد ٥ ابن الحليم الاواه ٥ الشيخ
حبيب الله ٥ ابن الامام المتين ٥ الشيخ رفيع الدين ٥ ابن العالم
الحنين ٥ الشيخ نصير الدين ٥ ابن عالى الشان ٥ الشيخ سليمان ٥ ابن
ذى العلم الزخر ٥ الشيخ يوسف ٥ ابن عالى الجاه ٥ الشيخ عبد الله ٥
ابن زبدة العشاق ٥ الشيخ اسحاق ٥ ابن الذاكر بالقلوب والافواه ٥
الشيخ عبد الله ٥ ابن السالك على قدم صهيب ٥ الشيخ شهيب ٥
ابن الاكرم الامجد ٥ الشيخ احمد ٥ ابن الحاكم ذى التصرف ٥ الشيخ
يوسف ٥ ابن السلطان المعين ٥ الشيخ شهاب الدين ٥ المشتهر
بفرخ شاه الكابلى ٥ ابن ذى الفتح المبين ٥ الشيخ نصير الدين ٥ ابن
العارف الودود ٥ الشيخ محمود ٥ ابن سعيد الاوان ٥ الشيخ سليمان ٥
ابن باذل الموجود ٥ الشيخ مسعود ٥ ابن العالم الاكمل الاشهر ٥ الشيخ
عبد الله الواعظ الاصغر ٥ ابن المحدث المجتهد الاتقى الابهر ٥ الشيخ

Marfat.com

عبد الله الواعظ الاكبره ابن المستغنى عن الشرح ه الشيخ
ابى الفتحه ابن الواصل المشتاق ه الشيخ اسحاق ه ابن الحليم الكريم
الشيخ ابراهيمه ابن قدوة الاكابره الشيخ ناصح ابن الممتاز
فى الصحابة بشدة اتباع السنن والاثره سيدنا عبد الله المقدس
المطهره ابن الناطق بالصدق والصوابه امير المؤمنين سيدنا
عمر بن الخطاب ه رضى الله عنهم اجمعين ه ورفع درجاتهم فى
اعلى عليين اشعار قلوب العارفين لها عيون ه ترى ما لا يراه
الناظرين ه والسنة باسرار تناجى ه تغيب عن الكرام الكاتبين ه
ولجنحة تطير لغير رئيس ه الى ملكوت رب العالمين ه سيسقيها
العزيز شراب صدق ه وتشرب فى كئوس العارفين ه طلع شمس
وجود الحضرة الوالد الماجد من افق السعادة فى غرة ربيع الآخر سنة
الف ومائتين وسبعة عشر من الهجرة المقدسة على صاحبها الف
الف الصلوة والسلام والتحية ه فى بلدة مصطفى باد المشتهرة
بالرامفوره صانها الله عن الفتن والشرور ه وانوار الولاية
ظاهرة من جبينه ه وآثار الولاية الهداية واضحة من حركنة
وسكونه شعر فى المهد ينطق عن سعادة جده ه اثر النجابة ساطع
البرهان ه ونشأ فى حجر حكم العرفان ه وجد والده فى تربيته

باحسن فحفظ القرآن بالتجويده واشتغل بتحصيل العلم السديده
وتشرف اولا بالحضور عند شيخ والده المجذوبه وصار عنده اجل
مقرب ومحبوبه ولما رجع ابوه الى قطب الاقطاب حضرة الشيخ
عبد الله الدهلوي عليه رحمة ربه الباري جاء معه في خدمته
العليةه واخذ عنه الطريقة النقشبندية الاحمديةه وما بلغ من
العمر عشرة كاملةه فاحبه غاية المحبة حتى جعله ابنا له وقرة عينه
فازداد بذلك زينا على زينه وشرع في تربيته وتسليكه مقارب القرب
والعرفانه واذن له في الجمع بين تحصيل الظاهر والباطن في ذلك
الاوانه فكان يستفيد من علماء وقته العلوم المتداولةه ويحضر عند
حضرة الشيخ لاقتباس الانوار والمراقبةه وكان يمدحه لعلو استعداده
وسمو فطرتهه ويجلسه قريبا حتى على مسندهه سمعت عن الثقة ينقل
عن حضرة الشيخ الفقيه محمد جان المرحومه قال كنت حاضرا عند حضرة
الشيخ الفقيوهه وهذا الولد العزيز مع والده المجيد كانا جالسين قدامه
فنظر اليهما نظر تعمق وامعانه ثم قال مخاطبا للاخوانه اترون هذين
القمرين المنيرين والنيرين الفخيمين ايهما اسبق من الاخر والوده
الوالد الماجد ام الولد الاغر فسكتوا كلهم وما اقتدر احد على الجوابه
فقال في نظري الولد اعلى واقرب الى رب الارباب والله اعلم بالصوابه

Marfat.com

وبشره بالسير المرادي وخصه بالمشرب المحمدي ورقاه الى غاية
المقامات الخاصة المجددية واعلاه الى نهاية الدرجات العالية
الاحمدية وميزه بالخلافة الخاصية وشرفه بالامامة العامة
كما كتب حضرة الوالد عليه رحمة ربه الماجد ان حضرة الشيخ رضي الله عنه
قد خصني بالتوجهات الشريفة في جميع المقامات المجددية ففرقني في
كل منها بما يختصه في الباطن والظاهر ويمتاز هو به عن الاخر
من الكيفيات والاسرار والبركات والانوار وما ينبغي كتمانه من الاسرار
فما امرت بافشائه بين الاغيار سبحان الله ماذا ابين من قوة توجه
حضرة شيخنا رضي الله عنه وارضاه وقلبي وروحي فداه متى كان
يشرع في التوجه الي في مقام من المقامات كان ينكشف علي الوصول اليه
في اسرع الحالات فهل كان يأخذ ذلك المقام عن محله ويأتي به فيلقيه على
العبد الفاني او يرفعني عن حضيض الامكان فيدخلني الى اوج ذلك المقام
العالي كما انه رضي الله عنه يوما من الايام من غاية اللطف والانعام طلب
غلامه هذا واجلسه قريبا اليه وقرأ الفاتحة الى ارواح المشايخ زادهم
الله تقربا اليه ثم توجه الي فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم جاء
ومعه الامام الرباني المجدد الثاني وخازن الرحمة الشيخ محمد سعيد
والعروة الوثقى الشيخ محمد معصوم رضي الله عنهم فجلس حضرة المجدد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

مكان حضرة سيخي وجلس النبي صلى الله عليه وسلم في الهواء فوق راس
المجدد بفاصلة قليلة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوجه الى هذا
العبد الضعيف بحيث ان الفيض يردمنه على حضرة المجدد ثم على
هذا الذليل فيجعل هذه الذرة العديمة المقدار كالشمس مشعشعة الانوار
وحصل لي من ذلك حالة غريبة وكيفية عجيبة لا يسعها البيان ه و
لا يصفها اللسان حتى وقعت على الارض مغشيا مستغرقا في بحر النسبة
الخاصة ثم عرضت عليه ماشاهدته فصدقني وامرني بكتمه وكذلك
في تلك الايام يوم العيد الاضحى شرف فطهر خانقاهه هذا في مجمع عام
بالباس ملبوساته الخاصة بيده الشريفة من التاج والعمامة والقميص
والنعم على باجازة مطلقة ودعا لي طويلا انتهى ما كتبه مختصرا وكذلك
استفاد حضرة الوالد من والده الماجد العلوم والحالات واخذ منه
التوجهات في جميع المقامات ولذلك ادخل اسمه السامي في السلسلة
بعد اسم حضرة الشيخ العالي لتزيد البركات وتكثر الفيوضات خصه
الله تعالى بمزيد قربه ورحمته واكرامه وفاض على جميع مريديه و
محبيه من افضاله وانعامه ولما بلغ رضي الله عنه اثنين وثلثين
سنة من العمر الشريف قصد والده الحرم المنيف واجلسه على
مسند ارشاد شيخه وابيه وفوض اليه القيومية المكنونة

Marfat.com

لديه لما رأى انه قد تحلى بحلل العلوم الشرعية ويتجمل بتيجان المعارف
اليقينية وشخص سره الى شموس الحقائق من مطالع الانواره و
نظر قلبه الى نور الانوار الملك العزيز الجباره واتاه الامر الواضح
الجلي بالرجوع الى العالم السفلي وارشاد العباده الى خالق السموات
بغير عماده وكان اول جلوسه سنة تسع واربعين ومائتين بعد
الالفه من هجرة منزله العز والشرفه فلله در مجلس تجلله
الهيبة والبهاءه ولحاط به الملائكة والاولياءه فقام بنشر العلم
الغراء المصطفوية مرشد مبين لاشاعة الطريقة العلية
النقشبندية الاحمدية ه ودعا الخلق الى الحق على الاشهاد بكمال
الاستقامة والسداده فاسرع الطالبون الى الرجوع والانقياد
من الهند والخراسانه والبخارا والتوران واجتمع عنده من العلما
والصلحاء والفقهاء والاتقياء جماعة كثيره وانتفعوا الكلا مروصحبته
فحملوا الفقه من قلبه الزكيه واقتبسوا الانوار من وجهه السني
البهيه وانتهت اليه تربية المريدين ه والحصر عليه تسليك
الطالبين ه وادلى مفاتيح الحقائق ه وسلمت اليه ازمة المعارف
والدقائق ه فاصبح غوث الوقت علما وعملا ه وقام بالنظر والفتوى
فرعا واصلا ه بين الحكم نقلا وعقلا ه وانتصر للحق قولا وفعلا ه ودرس

Marfat.com

العلوم الدينيه وحقق واملأ المعارف اليقينيه ودقق فانتشرت
اخباره فى الافاق وشيد اليه من كل فج عميق الاعناق فكم رد الى الله
عز وجل عاصيا وكم ثبت الله سبحانه به واهتيا وكم فك من قيد
النفس اسارى وكم اضحى من خمر الهوى سكارى وكم وهب الله تعالى به مقاما
وحالا وكم احسن الله سبحانه به حالا ومآلا وكم ابرأ النفوس من
اسقامها وكم شفى الخواطر من اوهامها وكم بث الدر الغر على بساط الافهام
فتسابق لالتقاطها الالباب والاقلام حتى صارت تلاميذه اكثر من ان
تحصى وشاعت خلفاؤه اشاعة لجل من ان تحصى فكان يكتب لهم
الرسائل الشريفيه مشحونة من العلوم والمعارف الفائقة ويرسل اليهم
الكتب اللطيفه مملوة من الاسرار والدقائق السامية كالانهار الاربعة
فى بيان الطريقة الاحمدية والقادرية والچشتية والنقشبندية و
الفوائد الضابطة فى اثبات الرابطة والحق المبين فى الرد على الوهابين
وسعيد البيان فى مولد سيد الانس والجان والذكر الشريف فى
المولد المنيف وغيرها من مكاتيب كثيرة جمعت فى كراريس جمة
وانا اورد مكتوبا منها فى هذا المقام ليستفيض به الخاص والعام فان
القليل يدل على الكثيره والقطرة تنبئ عن البحر الغديره قال رضى الله
عنه وارضاه موافاض علينا من بركات سره ومحياه بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

الحمد لله الذى جعل الامكان مرآة الوجوب والوجوب سبحانه الامكان
مثل حمد جميع الحامدين ه والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على
سيد الانس والجان ه افضل الانبياء والمرسلين ومحبوب رب العلمين
شفيع المذنبين ه قائد الغر المحجلين ه الذى لولاه لما اظهر الله الربوبية
وما خلق الخلق شعر هو الحبيب الذى ترجى شفاعته لكل هول
من الاهوال مقتحم ه وعلى اله واصحابه الطيبين الطاهرين اما بعد
فقد وصل الى كتاب كريم من الاخ الصالح الاعز الارشد ذى الخصال
السنية ذو الكمالات البهية ه الشيخ خورشيد احمد المجددى
سلمه الله تعالى ه فرحت بقدومه وانشدت ه اهلا لسعدى و
الرسول وحبذا ه حب الرسول لوجه حب المرسل ه ولما طالعت
المكتوب المشتمل على لحوق المرض حزنت ودعوت الله سبحانه ه ان
يشفيه شفاء كاملا عاجلا ولكن يا اخى ان المرض كفارة للذنوب والاثام
مظهر للابدان ه الاجسام ه كما ورد فى الحديث الصحيح حمى يوم كفارة
سنة ه وان الاسقام والالام رسل رب الرحيم العلام ه فيكون محبوبا
عند المحب الصادق ه مرغوبا الذى العاشق الفائق بل يجد اللذة فى الايلام
فوق الانعام ترى فى الانعام شائبة النقص والايلام خالص مراد المحبوب
لاحظ للنفس فيه اصلا ورأسا بل تشوى اسفا وويلاه وهذه المعرفة الشريفة

Marfat.com

منوط بالوصول الى مقام الرضا الذى هو فوق مقامات السلوك واستواء
الايلام والانعام مربوط بظهور التجلى الافعالى الالهى الذى هو اصل القلب وبالوصول
اليه يكون مشرفا بالولاية الصغرى والفناء القلبى الذى هو ولاية الاولياء
المعروفين من السالكين والمجذوبين وثمرة هذه الولاية نسيان ماسوى
الله سبحانه وزوال العلم الحصولى من القلب فان حصل الترقى من هذا المقام
وصل الى الولاية الكبرى التى هى ولاية الانبياء والمرسلين وفيها يحصل
تهذيب النفس الامارة بالسوء وفنائها واطمينانها فتصير مطمئنة
مشرفة بخطاب يا ايتها النفس المطمئنة ارجعى الى ربك راضية مرضية
اى بسبب حصول الاطمينان والفناء صارت اهلا لمشاهدة ربها
تعالى ورضى الله تعالى عنها ورضيت عنه فادخلى فى عبادى المخلصين
بفتح اللام لعبد ان كنت من المخلِصين بكسر اللام وادخلى جنتى اى جنتى
ذوق المعارف وفهم الاسرار وفناء هذه الولاية العظمى عبارة عن زوال
العلم الحضورى وزوال العين والاثر وحصول شرح الصدر وارتقاء النفس
المطمئنة على سرير الصدر وترك الوطن واختيار جوار الصالحين و
انكشاف التوحيد الشهودى كما ينكشف فى الولاية الصغرى التوحيد
الوجودى والفرق بين التوحيد الوجودى والشهودى ان التوحيد
الوجودى عبارة عن انكشاف سريان الوجود فى مراتب الامكان

Marfat.com

وفي كل ذرة من الذرات ٥ وفي هذا المقام يتزنم بهذه الابيات شر البحر
على ما كان في قدم ٥ ان الحوادث امواج وانهار ٥ فلا يحجبنك اشكال
تشاكلها ٥ عمن تشكل فيها وهي استار ٥ لا ادم في الكون ولا ابليس
لا ملك سليمان ولا بلقيس ٥ فالكل عبارة وانت المعنى ٥ يا من هو
للقلوب مقناطيس ٥ رق الزجاج ورقت الخمر ٥ فتشابها وتشاكل الامر ٥
فكانما خمر ولا قدح ٥ وكانما قدح ولا خمر ٥ والتوحيد الشهودي عبارة عن
شهود الحق واختفاء الكثرة عن النظر فافترقا فرقا واضحا والتوحيد الشهودي
لابد انكشافه ليحصل الفناء الاتم ٥ وانكشاف التوحيد الوجودي ليس
بضروري للسالك اذ لا مدخل له في حصول الفناء لهذا وضع امام الطرة
وبرهان الحقيقة ٥ سيدي خواجه بهاؤ الدين المشتهر بشاه
نقشبند قدس سره طريقة للسالكين التي لا ينكشف فيها التوحيد
الوجودي صيانةً عن زلة القدم بسبب الجهل عن المعارف العلية
والمطالب السنية ٥ فاللازم على كل طالب الايمان بهذه المعارف
الشريفة ٥ لا السعي في انكشافها بل السعي في الذكر والفكر والاشتغال
والمراقبات واداء الطاعات ٥ من الفرائض والواجبات والنوافل
الماثورات ٥ قال الله سبحانه فاذكروني اذكركم واشكروا لي و
لا تكفرون ٥ واي مرتبة اعلى من ان يذكره المحبوب في ملأ خير منه

Marfat.com

ورد فی الحدیث القدسی من ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و
من ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منه فلابد للطالب ان لا یخلو
فی وقت من اوقاته عن الذکر الالهی جل جلاله وعم نواله والذکر اعم من
ان یکون بالجنان او باللسان من اسم الذات او النفی والاثبات وصلی الله
تعالی علی سید الذاکرین وعلی اله واصحابه اجمعین خصه الله سبحانه
بمزید قربه ورحمته واکرامه ووفاض علی جمیع مریدیه ومحبیه
من افضاله وانعامه وکان رضی الله عنه ظریفا جمیلا حسن الجسم
ملیحا اطول من مربوع القامة اسمر اللون کث اللحیة عظیم
الراس واسع الجبین ضلیع الفم اقنی العرنین فی وجهه النور
تدویره وفی عینه الکحلة تنویره وکان حلیمًا متواضعًا متادبا خاشعا
مشتملا علی اکمل الاداب واعلی الاوصاف بالنهایة موصوفا
باشرف الاخلاق واسنی الصفات مبالغایة متخلقا بالاخلاق النبویة
ومتصفا بالصفات الالهیة ما رأیت احسن منه خلقا ولا اوسع
صدرا ولا اکرم نفسا ولا اعطف قلبا ولا احفظ عهدا وکان
شدید الخشیة کثیر الهیبة کریم الاخلاق طیب الاعراق
البعد الناس عن الفحش واقرب الناس الی الحق لا یغضب لنفسه
ولا ینتصر لغیر ربه وکان العلم مهذبه والقرب مودبه والحلم

صناعته ٥ والكرم بضاعته ٥ والذكر وزيره ٥ والفكر سميره ٥ والمكاشفة
غذائه ٥ والمشاهدة شفائه ٥ واداب الشريعة ظاهره ٥ واوصاف الحقيقة
باطنه ٥ دائم الذكر ظاهر الخشوع ٥ صابر على حفظ حاله ٥ ومراعاة
اوقاته ٥ ظاهره مع الخلق ٥ وباطنه مع الحق ٥ من رآى وجهه ذكر الله
ومن صحبه فنى عن غير مولاه ٥ اذا قرأ القرآن صار كالشجر الموسوية ٥ واذا
صلى الصلوة خرج الى العالم العلوى ٥ يحب العزلة ٥ ولا يطلب الشهرة ٥ لا يظهر
شيئا من الحالات ٥ ويكتم الكشوف والكرامات ٥ ويعدها نقصا من
درجة الاستقامة ٥ فكان ذاته المقدسة كرامة الكرامات ٥ ولو
اجمع ما رأيت من خرق عادته وكشفه الفخيمة لكان مجموعا فى مجلد
عظيم ٥ ولكن لا تخلو هذه العجالة بشئ من ذلك ٥ ليكون كالتذكرة

لما هنالك نمّا وصلت فى سفر الحج الى البندر المنبهى ما وجدت
مركبا الى شهرين فاضطربت غاية الاضطراب ٥ فتوجهت مستغيثا
الى ذلك العالى الجناب ٥ فظهر فى الواقعة على شاطئ البحر وسيده العصا
ينادى اين فلان وفلان لاصحاب المراكب العلى ٥ جلس عندكم ولدى
من زمان ٥ فما عيّنتم له مركبا فاركبوه الآن ٥ فحضر مركب كبير بغتة
من بعيد ٥ فحملونى فيه من غير نول منى ولا شهيده ٥ ولما قرب كوكب
البحر مرضت بمرض اليمه وخرج فى ابطى دبل عظيمه فبعد صلو

المغرب توجهت الى قدوة الابدال ففي الساعة انشق الدنبل وكانما انشطت
من عقال فلما ركبت البحر ووصلت الى قرب جدة وقع طوفان
شديد يئس منه كل ذكي وسديد فتوجهت الى حضرة غوث المريدين
فرأيت كانه حضر واخذ المركب من اسفله بيده الشريفة واخرجه
من الغرق المبين ففي الحال رفع الطوفان وصرنا سالمين ومرة
ضللت عن بعيري والرفقة في الحج ليلة مزدلفة فاضطربت
واستغثت بحضرة الغوث الجليل فحضر ونادى يا علي صوته تلتا
وهدا في السبيل وتزوج مرة واحد من اقاربه فما ولد له بعد
التزوج عشر سنين فتكلم فيه اقارب الزوجة بانه عنين
فعرضت في خدمته اضطرابه والتمست من جنابه اعانته فقال
اولم تومن بقدرة الله يا مظهرم ومنه تعالى بيده الامر ولغيره فتصرف
فيه فولد له مع وجود الموانع غلامه ثم انقطع التوالد منهما الى
الان وقد مضى عوام ومرة كتب اليه بعض المخلصين من الاغنياء
بان اهله حامل فما يولد لي ذكر او انثى فبشره رضي الله عنه بانه يولد
لك غلامه فاطمئن به ووقع كما بشره الامام الهمام ومرة ذهبت صحبة
الى مريض قد احتضره فالتمس اهله الشفاء من سيدي ولي الله المقتدى
والتجوا عليه ففعلبته الرحمة فتوجه اليه فعادت روح حرور

نفسه وفتح عينيه وبقي حيا الى مدة كثيرة وما ذلك الا من تصرفات
القوية ووقع في عرضه جماعة من المنكرين وشرعوا في مطاعنه
بين المخلصين واراد وابذ لك اطفاء نور الله المبين فصبر على
ذلك واعرض عنهم ومنع من تعرضهم المريدين فو الله الذي لا اله
غيره ما لك الملك ذو الجلال والاكرام ورايتهم كلهم اخذهم الملك
العزيز ذو القهر والانتقام فمنهم من ابتلي بالجنون الفاضح ومنهم من
مات بالموت العاجل ومنهم من اسود وجهه حين الارتحاله
ومنهم من خرج من فيه النجاسة في تلك الحاله فنعوذ بالله
من غضب الله وعصب اوليائه ونساله حبه وحب احبائه
وحين خرجت حاجا سنة اثنين وسبعين ووقع لي وقائع في الطريق
والمدينة الشريفة والبلد الامين ومن العنايات الالهية والالطاف
المصطفوية فلما رجعت الى وطني اخبرتني الوالدة الشريفة والاخوان
بكثير من تلك الوقائع باخبار حضرت الوالد قطب الزمان وهو الله ما
كان مطلعا عليها الا الواحد الديان وكثيرا ما كان يخبرني بالاشياء
قبل وقوعها من خير او شر فتقع كما اخبر به ذلك العارف الاكبر
من غير زيادة ولا نقصان وكنت ارى في مجلسه الشريف حضور
الارواح القدسية من الانبياء والاولياء ورجال الغيب بل روح

Marfat.com

سيد الانبياء والمرسلين عليه وعليهم الصلوة والسلام من غير ريب
وربما يختلج في بالي شبهة في العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة فاحضر
للتحقيق عند المرشد المفضال فبمجرد التفاته الي تنحل تلك العقدة بغير سوء
الى غير ذلك من اطلاعه على الامور الغيبية وحضوره في الاماكن
المختلفة واستجابة الدعاء والتصرف في الاموات والاحياء و
كشفه عالم الارواح وعالم المثال والاشباح واشرافه على القلوب
مما يحصيه علام الغيوب مع ما اختص به من احياء القلوب الميتة
ومشاهدة مقامات الحقيقة والتلذذ بالطاعات في الخلوات والجلوات
ومراعات الانفس مع الله سبحانه وحفظ الادب معه في تلقي الاوراد
في الاوقات والرضا عن الحق تعالى في جميع الحالات والبشر له من الصباح
الابدية في الدنيا والاخرة وكمال الاستقامة على المأمورات والتجنب
عن المنهيات الى اخر الحيات مما يعجز عنه الطاقة البشرية وكل هذا بمحض
العناية الالهية والقوة الروحانية فانه لا يحمل الملك وعطاياه
الا محامله ومطاياه خصه الله بمزيد قربه ورحمته واكرامه و
افاض على جميع مريديه ومحبيه من افضاله وانعامه ولما بلغ
رضي الله عنه من عمره الشريف سبعا وخمسين ووقع في الهند
فتن عظام قتل المسلمين ونهبهم من النصارى اللئام وغشيت

Marfat.com

الداهية فى تلك البلدان الخاص والعامه وخربت بلدته الدهلى ١١
التى كانت معمورة بالكرامه وكان ذلك سنة اربع وسبعين
فى القرن الثالث عشر من هجرة فخر الانصار والمهاجرين الم
بالخروج فهاجر مع جميع اهله وعياله واخوانه وكانوا زهاء تسعين
بغير نظر الى الاسباب متوكلا على الله الكافى الوهاب فكفاه الله
وعصمه ومن معه من اعدائه الكافرين الفاجرين بعد ما ادركوهم
واراد واقتلهم وخربهم ورد الله سبحانه كيدهم ومكرهم وجعلهم له
مطيعين خادمين الى ان وصل الى بلد الله الحرام وتشرف بالحج
والمشاعر العظامه واستفاض الفضائل من حقيقة الكعبة الربانية
خصوصا والحقائق الالهية عموما فافاض على الطلاب اكثر من
اربعة اشهر فى هاتيك البقعة المشرفة ثم توجه الى المدينة المنورة
وفاض بمتمناه من حضرة الرسالة بل فوق الرجاء من تشريفاته
وتكريمات والطافه وعنايات حتى صار فانيا فيه وفى انواره
باقيا به وباوصافه نعوذ بالله منه ما لا يعبر بعبارة ولا يشار
باشارة فما جرى بين المحب والمحبوب من الاسرار يلزم الاستتار
من الاغيار واختاره الحبيب سيد المقربين والابرار صلى الله
عليه وسلم لشرف جواره وقرب داره واكب عليه اعيا

طَيْبَة وسادات بلدة واستفاد وامنه الطريقة العلياء واغتنم صحبتهم
الاسنى فاحبهم غاية المحبة واكرمهم نهاية الكرامة وكثر ارشاده
فى الخلائق وزاد استغراقه فى حقيقة الحقائق وألهم هناك زيادة
الفضل والكرامة **بغفرت** لك ولمن توسل بك الى يوم
القيمة فرضى بتلك البشارة العظمى وعلم ما فيها من الاشارة
القصوى واشتاق الرفيق الاعلى فأبلاد نى فتدلى وتواترت عليه
التجليات الذاتية ولحاظت به الارواح القدسية حتى شرب
كاس الوصال من الحي الباقى بلا زواله بين الظهر والعصر فى الثانى
من ربيع الاول موافقا لمن كان على قدمه فى الازل سنة الف
وماتين وسبع وسبعين وقد بلغ عمره المبارك ستين وصلى
عليه حاضرا فى المسجد النبوى وغائبا فى الحرم المكى بزحمة عظيمة
لا يحصيها لسان الحاسب ولا يضبطها قلم الكاتب ودفن
بالبقيع حيث اوصى بجنب قبة سيدنا عثمان بن عفان رضى الله
عنه واسبغ عليه الروح والريحان واسكنه بحبوحة اعلى
الجنان فى جوار سيد الانس والجان صلى الله تعالى عليه وعلى اله
واصحابه ما اختلف الملوان ونفعنا بعلومه وبركاته وقدسنا
باسراره ونيوضاته وحشرنا فى زمرة خدامه بيركة تراب اقدامه

Marfat.com

١٢ امين يا رب العالمين وقد ارّخ وفاته اجل افاضل المدينة المشرفة
على صاحبها افضل الصلوة والسلام والتحيّة مولنا عبد الجليل
بلغه الله الى غاية الكمال والتكميل قضى قطب الاقطاب الشهير
باحمد سعيد امام العلم والحلم والهدى منار الطريق
النقشبندية التى علمها جدّه فى الالف اضحى مجدّداه ومن
حل فى ذا القبر نادیت ارّخوا سعيدا شهيدا بالجنان مخلداه
وقد آن لنا ان نشرع فى الدعاء بحصول المطلوب والمنى متوسلين
به وبمشايخه الكرام اهل البقاء والفناء فنقول شعر ربى بسر الذات
عالى الشان ه وحبيبك المختار من عدنان ه وكذا ابوبكر خليفته
الذى ه فضل الصحاب برائح الايمان ه وكذا بسابق فارس من عدّ من
الى الرسول المصطفى سلمان ه وبقاسم لحل الكبار السبعة الـ ه فقها
بحر العلم والعرفان ه ايضا بباب مدينة العلم الامام ه مر على الكرار
بالمطعان ه وكذا بمن لطفا تنزل عن خلافة جده الحسن
العلى الشان ه وسيد الشهداء الحسين المجتبى ه من كربه
يُنسى كرا الاجفان ه وكذا بزين العابدين عليهم ه وبباقر من للعلم
باقى ه وبمجمع البحرين جعفر من ه من الصديق طامى والفتى الرباني
وكذا بسائر البيت المصطفى ه سفن النجاة ائمة الاحيان ه وبقطب

Marfat.com

بسطام جناب الی یزید ہ من سما بشواهد الاحسان ہ وکذا الو
الحسن المقدس سره ہ قطب الوجود علی الخرقانی ہ وکذا بمن
یعزی لفار مدجناه ب الی علی نال سر تدانی ہ وکذا ابو یعقوب
من حاز الهدی ہ قطب الحقائق یوسف الهمدانی ہ وبن اس سلسلة
الشیوخ الغجدوانی ہ فی عبد خالق انسهم والجان ہ وکذا بر یوکریهم بحر
الفضائل علم عارف بالله عن وجدانی ہ وبمن الی الخیر فغن بنتمی
محمود سیرة السری الصمدانی ہ وعلی الرامیتنی النساج قطب
اعزة ملخوا فیوض تهانی ہ ومحمد بابا السماسی الذی ہ انس العوالم
فیضه النورانی ہ وبسید السادات حبرهم وکلاه لی منبع العرفان دی
البرهان ہ وکذا بهاؤ الدین شاه النقشبند ہ محمد غوث الوری
السبحانی ہ وعلاء دین الحق عطار الوجود ہ د محمد بنفائح الرحمانی
والمجتبی لیعقوب الشرخی من ہ شرف الوجود بفضله الانسانی
وکذا بناصر دیننا العالی عُبیدُ ہ لِلّٰه من حاز المقام الدانی
وهو الذی فلك العلا کحبابة ہ فی قلبه الطامی بفیض معانی
ومحمد ذاك السمی بزاهد ہ فیما سواك من الحدیث الفانی
وکذا بدر ویش محمد الذی ہ رقی القلوب بنفحه الروحانی
ومحمد ذاك الشهیر بخواجکی ہ ومحمد الباقی بربِّ دانی

Marfat.com

وكذا مجدد الفنا الثانى السمى ۞ باحمد قيوم سنا الربانى
ذاك الذى حاز المعارف والعلو ۞ مر بكشف حق عنده وبيان
والعروة الوثقى المتين محمد ۞ معصوم سرشاع فى كمالى
وكذا محمدهم سعيد من حوى ۞ سرا انيقا جل عن اذهان
وكذا بعبد مهيمن احد علا ۞ ومحمد هو عابد حقانى
وكذا بسيف الدين ثم بسيد ال ۞ سادات نور محمد ذى الشان
وبمن سما فلك الشهادة شمسه ۞ س دين مظهر الانوار ذى فيضان
وهمامهم اعنى اغلام علي ۞ مقدام قطب عوالم الامكان
والى سعيد من سمى بمحمد ۞ بجل المجدد قبلة الاعيان
وباحمد السعداء غوث الخلق ۞ من جذب القلوب لواحد ديان
جد يا الهى منة وتفضلا ۞ بفيوض نور اقدس بجنان
انا عبدك الجانى المسيء بذنبه ۞ ولانت ذو الاكرام والاحسان
مالى جميل صالح اذنوبه ۞ فامنن على بفضلك الرحمن
وامدد هذا الجمع منك بنفحة ۞ يرقى بها فى رتبة الاحسان
واجرهم من نار البعاد وكربه ۞ عونا على الاعداء والشيطان
وصلوتك العظمى على طه ومن ۞ تبع الهدى بمحبة الايمان

تمت الرسالة بالخير والحمد لله على ذلك وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

Marfat.com

ولما ارسل هذه الرسالة جناب المؤلف قدس سره من مدينة
الطيبة المطيبة على صاحبها الف الف صلوة وسلام الى ربحبه
جناب شيخي ومرشدي قدس الله تعالى سره الاقدس كتب بخطه
الشريف

مؤلف هذه الرسالة الشريفة العبد الاحقر محمد مظهر كان الله
له عوضا عن الاصغر والاكبر ارسلها الى خدمة مولنا مرشد
السالكين وهادى المريدين حبيبنا فى الله الاحد الحاج
دوست محمد متع الله المسلمين بطول بقائه راجيا من حضرته
خير دعائه من لقاء رب العلمين ومرافقة سيد
المرسلين صلى الله عليه واله وصحبه اجمعين امين

انتهى كلامه الشريف

وحديثه
المنيف

Marfat.com

تعلیقات

ورق ۳ ب یہاں شیخ یوسف کے بعد شیخ اسحٰق بن عبداللہ ہونا چاہیئے۔ (ر۔ک مقاماتِ خیر ص۳۳)

" " گویا شیخ عبداللہ کا نام دو مرتبہ لکھا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔

" " حضرت فرخ شاہ کے بعد نورالدین کا نام آنا چاہیئے یعنی حضرت فرخ شاہ کے والد کا نام نورالدین تھا (مقاماتِ خیر ص۳۳)

ورق ۴۔ اس ۳ اس نسب شریف کے بارے میں جدید تحقیق کے مطابق حضرت ناصر بن عبداللہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک چار نام مزید شامل ہونا چاہئیں یعنی ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن حضرت عبداللہ بن حضرت عمر فاروقؓ۔ مولانا زید الحسن فاروقی کے قول کے مطابق زبدۃ المقامات اور حضرات القدس میں جو اٹھائیس واسطے لکھے ہیں وہ درست نہیں بلکہ حضرت مخدوم عبدالاحد سے حضرت عمر فاروقؓ تک بتیس واسطے درکار ہیں۔

ملاحظہ ہو مقاماتِ خیر مطبوعہ دہلی ۱۳۹۲ھ ص۲۶-۳۳

ورق ۴۔ الف س ۱۳ ۲ ۔ر۔ک محمد مظہر شاہ: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ۔ دہلی ۱۲۸۲ھ ص۔

ورق ۴۔ ب ۱ یہاں "المجذوب" سے مراد، حضرت شاہ احمد سعید کے والد بزرگ حضرت شاہ ابوسعید کے پیر اوّل حضرت شاہ درگاہی

Marfat.com

قدس سرہٗ مراد ہیں۔ جن پر اکثر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ حضرت شاہ احمد سعید رح خود فرماتے ہیں۔

در زمان خردی ایام حفظ قرآن مجید اکثر بخدمت حضرت شاہ درگاہی قدس سرہٗ کہ پیر اوّل والد ماجدم بودند میرفتم ایشان برمن کمال عنایت میفرمودند ..... الخ

[مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ صـ۷]

حضرت شاہ درگاہی متوفی ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔
امام الدین انوار : مجمع الکرامات [در حالات شاہ درگاہی وغیرہ] بسال ۱۲۳۱ھ قلمی مملوکہ مولوی احمد علی شوق رامپوری بحوالہ تذکرہ کاملان رام پور صـ ۵۸ - ۵۹

ورق ۴ ب سطر "وقتیکہ حضرت والد بحضور حضرت شاہ صاحب (شاہ غلام علی دہلوی) رحمۃ اللہ علیہ مشرف گشتند عمرم دہ سالہ تمام نشدہ بود" (مناقب احمدیہ صـ۷)

ورق ۵ ب سطر ۱ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند نشینی کے بارے میں خود اس طرح وضاحت فرمائی ہے :۔

در ماہ جمادی الاخری ۱۲۴۹ھ ..... شوق حرمین شریفین برایشان [حضرت شاہ ابو سعید] غالب شد ... و فقیر را بجائی خود نشاندند و عمر من بر سی و دو رسیدہ بود

(مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ صـ۷)

ورق ۶ - ا سطر ۲ ر ک ۔ مقدمہ کتاب حاضر

ورق ۷ ا : شیخ خورشید مجددی۔ ان کا نسب حضرت خواجہ محمد یحییٰ کے توسط سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ تک پہنچتا ہے۔ ان کی اول بیعت شاہ رؤف احمد راحت مجددی سے تھی۔ پھر حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوئے۔ شعر و سخن کی طرف زیادہ رغبت تھی۔ فارسی دارد میں شعر

Marfat.com

کہتے تھے۔ دونوں زبانوں میں صاحب دیوان تھے۔ مرزا غالب اور حکیم مومن خان مومنؔ سے تلمذ تھا۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں میاں خورشید احمد لودھیانہ میں قید فرنگ میں تھے۔ حضرت شاہ احمد سعید جب ہجرت کے ارادہ سے اس طرف سے گزرے تو انہیں آزاد کروایا۔ میاں خورشید احمد آزاد ہونے کے بعد مع اہل وعیال کابل (افغانستان) چلے گئے۔ وہیں سکونت اختیار کرلی۔ امیر کابل ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ آخر عمر میں تنہا حرمین الشریفین کو ہجرت کی مکہ میں فوت ہوئے ملاحظہ ہو:

(۱) مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ص ۲۳۸

(۲) ذاکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۴۳

راقم کو بعض کتب خانوں میں میاں خورشید احمدؒ کے بعض رسائلِ تصوف بصورت مخطوطات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

[1] ورق ۱۱۔ ا

نشان زدہ عبارت "ثم توجہ الی المدینۃ المنورہ ..... تا ..... من الاغتیار"

انہیں مؤلف کی دوسری اہم تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ (تالیف ۱۲۸۱ھ) ص ۲۰۲ میں موجود ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ رسالہ (رشحات عنبریہ) مناقب احمدیہ سے پہلے تصنیف ہوا۔ ہمارا قیاس ہے کہ اہل عرب کی ضرورت کے لئے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اسے فصیح عربی میں تالیف کیا گیا ہوگا۔

مناقب احمدیہ میں اگرچہ مولف نے اس کا نام نہیں لکھا تاہم واضح طور سے بتایا ہے کہ جیسا کہ ہم نے اپنے مختصر" رسالہ مناقب حضرت ایشان بایں عبارت مختصرہ جامعہ اکتفا نمودم"

مناقب احمدیہ کے عربی ترجمہ میں مؤلف کے اسی رسالہ مختصرہ کو "المناقب الصغریٰ" کے نام سے یاد کیا ہے۔ ص ۲۳۷

Marfat.com

﴿ المناقب الاحمدية والمقامات السعيدية ﴾

طبع من جيب ملا احمد صفا الحاج بن عباس الطاشبلكى

بو كتاب تنك باصمه سنه رخصت ويرلدى سانكت پيطربورغده
۲۰ نجى مايده ۱۸۹۶ نجى يلده ***

اوشبو كتاب قزان اونيوير سيتيتنى تنك طبع خانه سنده باصمه
اولنمشدر ۱۸۹۶ نجى سنه ده

Дозволено цензурою. С.-Петербургъ, 20 мая 1896 г.

КАЗАНЬ.
Типо-литографія Императорскаго Университета
1896 г.

Marfat.com

ضمیمہ

خودنوشت احوال مولف رسالہ ہذا

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جو انکی تالیف "المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ" سے ماخوذ ہیں

طبع قزان ۱۸۹۶ء صـ۲۹۵-۲۹۹

﴿ خاتمۃ الکتاب فی ذکر بعض عنایات حضرۃ الوالد قدس سرہ علی مؤلف ہذہ الرسالۃ عفی عنہ الذی ہو اصغر اولادہ صورۃ ویعلم نفسہ کالدخان الذی للنار منہ عار لفقد النسبۃ معنی ویبین[۲] اولا بطریق الاجمال ما افاضوا علیہ بحسب النسبۃ الصوریۃ اظہارا لشکر الحق سبحانہ بواسطۃ حضرۃ الوالد الماجد قلبی وروحی فداہ قال اللہ سبحانہ واما بنعمۃ ربک فحدث ثم یومی الی فقدان النسبۃ المعنویۃ ایضا لان خوف ہذا غالب جعل اللہ الخاتمۃ بالخیر آمین وقعت ولادۃ الفقیر فی الثالث من جمادی الاولی سنۃ مائتین وثمان واربعین بعد الالف داخل الخانقاہ الشریف قالت الوالدۃ المرحومۃ رأیت فی المنام وانت فی بطنی ان القمر فی حجری فذکرتہ لجدک الامجد فقال یکون ولدک ہذا کالقمر منورا ولہذا کانت تقول والدتی لی قمری وجوہری وتحبنی اشد حبا من بین الابناء الثلاثۃ ویقول الحضرۃ الوالد قدس سرہ ان جدک الامجد الذی کان لہ کشف صحیح بشرک بالبشارات

---

[۲] قولہ ویبین اہ اعلم ان المقصود من ہذا التطویل ان التربیۃ الباطنیۃ علی وفق الامام الربانی قدس سرہ موجودۃ الی الان خلافا لما یزعمہ بعض الاخوان وان السالک لا یغتر ببشارات الشیخ المرشد لہ لانہا لازدیاد جہدہ وسعیہ فی الطریق وقد امر بہا الشارع بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا وکذلک لا یغتر بمکاشفاتہ ومشاہداتہ لانہا لجلبہ وجذبہ الی الحق تعالی وعزوفہ وزہدہ عن الدنیا وقد ورد فی الحدیث القدسی من تقرب الی ذراعا تقربت الیہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ بل یکون علی نفسہ بصیرۃ ویجعل مد نظرہ مقاماتہا وشرارتہا ودعوی انانیتہا بل الوہیتہا ویتفطن تسویلاتہا ومکائدہا ویعلم ان العبرۃ بالخاتمۃ فلا یأمن مکر الحق ویخاف سخطہ سبحانہ فکلامی ہذا لا یتم الا فی آخر الخاتمۃ بتمام ہاتین النسبتین فلا تاخذ بعض الکلام وتترک بعضہ فتخبط خبط عشواء فتنبہ منہ قدس سرہ

Marfat.com

العظيمة وسماك مظهر محمد وقال فى تاريخ ولادتك مظاهر محمدى الدال
١٢٤٧
على الشرب المحمدى وقال الشيخ عظيم الله المرحوم حضرت مرة عند حضرة جدك الامجد وانت فى حجره يقبلك ويشمك ويقول بفوح من هذا الولد رايحة اولى العزم ويكون ان شاء الله تعالى ذاشأن عظيم وكنت ابن سنة توجه جنابه الى الحرمين الشريفين ومع هذا وجهه الشريف حاضر لدى ومحفوظ لى لايطرء غفلة على هذا الحضور قط وفى الصغر كنت اتشرف بلقاء حضرة الحق سبحانه فى المنام وكنت ارى جبرائيل عليه السلام ايضا واشاهد جمال سيد الكائنات صلى الله عليه وسلم وحفظت القرآن المجيد فى سن التسع وقرأت اكثر الكتب الدرسية الدينية على حضرة القبلة فعنايته بى ليست بمثابة يمكنها التقرير فضلا عن التحرير ولو جعلت نفسى فداء لتراب مرقده بحيث لايبقى منى اسم ولا رسم ما اديت من حقه بعد شيئا (شعر) روح بظاهره وباطنه فقل * ما ان له اثريبين فيعلما * عن جوده كل اللسان وليس لا * قلم اللسان بمدحه ان يعلما * وله العناية بى فكل شعر من * جسدى يقوم بشكره متنعما * وطلبنى فى صغر السن وقتا خاصا والطفنى بالبيعة ولقننى المراقبة الاحدية وجعلنى قرب البلوغ فائزا بدوام انتظار الباطن الذى هو من مبادى دوام الحضور ويعلمنى شرح اللا الجامى قدس سره فى النحو ﴿وفى سن اثنين وعشرين صرت فارغا من العلم الظاهرى وسلوك الباطن ومأذونا مطلقا وشارعا فى توجه المريدين واحال رجالا الى الفقير بل امرنى بالتوجه فى حضوره وافادنى كتب التصوف خصوصا مكتوبات حضرة المجدد مرتين بكمال التحقيق والتدقيق واجازنى بزيارة مزار حضرة المذكور الى سرهند الشريف فشاهدت عنايات كثيرة من ذلك الجناب على وتوجه الى فى جميع المقامات المخصوصة وحل من المكتوبات المواضع المغلقة وكتب رقعة العناية العالية لهذا الحقير بمنزلة كتاب الاجازة مشتملا على كثير

من

٢ قوله ذاشان اه وكنت اترقب ذلك الشان حتى ظهر بعد ثلث وثلثين سنة حين تطاول الناس علىّ واستضعافهم اياى وتكلمهم فىّ بما ليس بحق وعلم انزعاجى منها بتثبيت الله تعالى وفضله ورحمته نقيل لى هو هذا فليتنبه وكم لله من لطف خفى يدق خفاه من فهم الزكى (منه قدس سره)

٣ قوله قط اه وما احال ذلك الامن تصرفه قدس سره فىّ كما اخبرنى المولوى حسين على الباجورى انه قدس سره اخذنى مرة من حجر الحاضنة ووضعنى فى حجره الشريف وصاح فى اذنى بلفظ جلالة فارتعدت فرائصى من ذلك واضطربت زمانا انتهى (منه قدس سره)

Marfat.com

من المدح وفيه ان نسبتك هى نسبتنا بلاتفاوت ولكنها بعيدة من الادراك وصدقه حضرة قبلتنا وقال قويت نسبتك بالتفات حضرة الامام الربانى فى جميع المقامات كثيرا ثم تجاوز عن الحد شوق الحج وزيارة اكرم الرسل صلوات الله وسلامه عليه وعليهم فاستجزته فلم يرض وقال لااراى سفرك خيرا والالحاح منى وشفاعة الوالدة الشريفة وغيرها من الاكابر لم يقع فى معرض القبول ولما تغير حالى بغلبة الشوق قال لايجوز لابى يوسف بعد البلوغ الى مرتبة الاجتهاد تقليد ابى حنيفة رضى الله عنهما فاعمل بماظهر لك فعرضت عليه انه يظهر لى ان هذا مرضى الحق سبحانه وارجع ان شاء الله تعالى سريعا بالخير التام وما قاله حضرتكم من غلبة المحبة فهو عين الصواب ولكن انكشف لى حقيقة الحال باحسن الوجوه فلا جرم اذن لى وبكى وقت وداعى كثيرا وقال حزنى من فراقك كحزنى من فراق والدى الماجد قدس سره حين عزمه للحج وقال ايضا ان غانقاهى فى نظرى مظلم بدونه وهو نور بينى ورقم من شدة الم الهجر فى رقعته العالية اخترت لنفسك بينا وتركتنا بلا بيت حسبى الله ونعم الوكيل شددت ظهرك وكسرت ظهرى وايضا كتب فى اخرى انما كنت اخاف من الم هجرك فتصبرت به لعدم بختى بالوصال والتزم الفقير الدعاء لك وقت السحر جعله الله تعالى مقبولا واعان فى جميع الامور الظاهرية والباطنية ووالدتك ايضا مضطربة الحال من هجرك فاغاث الله القلوب وكتب فى رقعة اخرى بفرح قلب الفقير فى يوم يأتى كتابك بعد الفراغ من زيارة الحرمين الشريفين من بندر منبى[1] بانى متوجه الى دهلى والله تعالى قادر على ان يفعل الامر المسطور (بيت) سپردم باو مايه[2] خويش را * اوداند حساب كم وبيش را * رباعى * خوش آن وقتى وخرم روزكارى * كه يارى برخورد ازوصل يارى * بر افروزد چراغ آشنائى * رهايى يابد ازداغ جدايى * معناها ما احسن ذلك الوقت وما افرح ذلك

١ معناه اودعت عنا
٢ بضاعتى وهو بعر
المحاسب من النقص
والزيادة (منه)

Marfat.com

الزمان الذى يحظى المحب من وصال محبوبه فيسرج سراج الوداد ويتخلص من وسمة الفراق وارحم الراحمين لا يضيع ودائعه وكتب الى الشيخ جمال الدين الكشميرى فى منبئ ان اللازم لذلك الجناب بعد وصول ولدى ان يجعلنى مطمئنا بما يصير معلوما من احواله لان قلب الفقير من فراقه مبتول اغاث الله القلوب حسبى الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير ووصلت نسخة ولدى الى النصيح فى سنين ارصله الله تعالى الى اقصى العاية وبارك فى عمره كثيرا بمنه وكرمه وخدمة ولدى خدمة جميع المشايخ الكرام وحرر الى الشيخ عبد القدير الكشميرى انه اذا كان عزم الحرمين الشريفين فلا بد من اخذ العلوم واسرار الباطن من ولدى الذى هو نسخة[٢] معارف الفقير والوقت مغتنم ولا ادرى هل يحصل ملاقاة الفقير اولا وفائدة ملاقاة الفقراء ان يحصل عرفان الحق سبحانه ونصيب كامل من نسبة الحضرات والسلام وفى مكة المكرمة اخذت السند فى جميع العلوم ايضا عن شيخ الاسلام مفتى بلد الله الحرام مولينا السيد عبد الله مير غنى عن الشيخ عبد الملك عن والده الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين الفلعى عن المسندين الجلالين الشيخ حسن العجيمى والشيخ عبد الله بن سالم البصرى رحمة الله عليهم وثبتاهما مشهوران ويقول مولاى السيد ابراهيم ابن السيد عبد الله مير غنى ان والدى المرحوم فى غالب ظنى تلقى عن الشيخ الاجل محمد صالح الفلانى مؤلف قطف الثمر فالحمد لله على ذلك ولما حججت ووصلت الى منبئ ارسل سيدى الوالد هذا المكتوب الى بسم الله الرحمن الرحيم فليطالع ولدى الاعز الارشد حاج الحرمين الشريفين سلمه الله تعالى واوصله الى غاية ماينتمناه من المحروق بنار الفراق والهجران احمد سعيد المجددى المعصومى بعد السلام المسنون والدعوات المشحونة بالترقيات انه وصل المكتوب المرغوب من قرة العين ومسرة الاذنين مؤرخا بعشرين من

صفر

٢ قوله نسخة اه اراد قدس سره بالنسخة الذات الجامعة للكمالات الظاهرة والباطنة وبتصحيحها تصفيتها من شائبة النقايص والعيوب (منه رضى الله تعالى عنه وارضاه)

٣ قوله قطف اه هو اسم ثبت الشيخ المذكور وكان رحلة فى زمانه صاحب الاسانيد العالية ملحق الاصاغر بالاكابر تنتهى له ثلاثيات البخارى باثنى عشر وسائط (منه رضى الله عنه)

Marfat.com

صفر مشتملا على النزول من المركب ودخول منبئ وفرح العين والقلب كثيرا فسجدت لله سبحانه شكرا وقلت (شعر) مژده ای دل که مسیحانفسی می آید * که زا نفاس خوشش بوی کسی می آید * معناه بشری لك ایها القلب ان جاء المحبوب الذی له انفاس کانفاس المسیح التی تفوح منه نفحة الرحمن * اهلا لسعدی والرسول وحبذا * حب الرسول لحب وجه المرسل * انصاف بده ای فلك مینافام * زین هردو کدام خوبتر کرد خرام * خور شید جهان تاب تو از جانب شرق * یاماه جهان کرد من ازجانب شام * معناها انصف ایها الفلك الاخضر الدوار من هذین النیرین ایهما اشرف سیر اهل شمسك المضیئة للعالم من جانب الشرق اوقمری السیاح من جانب الشام فالان لابد من تعجیل المراجعة من الصراط المستقیم الذی ذهبت علیه بمنطوق لازم الوثوق من[۲] قضی نهمته فلیعجل الی اهله وذلك الولد لما تجاوز من الصورة ووصل الی المعنی فلا حاجة الی الصورة فلیرجع بمعیة الله تعالی سبحانه ولاحاجة الی معیة خواجه[۳] امرا جعل الله الشتاقین مسرورین بادخال قرة العین فی الوطن المألوف بالخیر التام وکتب ایضا انه یعادل یوم فی مفارقة قرة العین بسنة فلیخلصنی من تجاذب الاضطراب اذلاراحة لی بدون ذلك الولد الاواب فلماصرت مشرفا باستلام قدمه الشریف بکیت وانشدت * حب هذا وضع رأس تحت اقدام الحبیب * حب هذا بث سر اذدنا منه الکئیب * فعانقنی مدة مدیدة مبتهجا غایة الابتهاج وبکی وقال کأن[۴] نظرك علی الصواب ولکنی کنت معذورا بغلبة الحب واضطرابك کان لکمال العشق فالحمد لله علی وصولك بالخیر وارتفعت نسبتك غایة الارتفاع بتأثیر الانظار القدسیة من سید البریة علیه الصلوة والسلام والتحیة وتوجهاته المتبرکة ولم تبق من الظلال اسما ولارسما واستفسر من البرکات واسرار المقامین المتبرکین والانعامات والبشارات التی اختص بها الغلام فعرضتها بالتفصیل فقال کلها صحیحة قد رأیتها وبینتها لاهل البیت الحمد لله علی ذلك

۲ قوله من قضی قال النبی صلی الله علیه وسلم السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم طعامه وشرابه ونومه فاذا قضی احدکم نهمته فلیعجل الرجوع الی اهله اخرجه مالك عن ابی هریرة کذا فی الجامع الصغیر (منه رضی الله عنه)

۳ قوله خواجه امرا ای رجل کان معنا فی ذلك السفر (منه رضی الله عنه)

۴ قوله کان نظرك ای کون السفر مرضی الخ ومحمود العاقبة (منه رضی الله عنه)

Marfat.com

تو ئی سلطانِ عالم یا محمد ﷺ

نسیما جانبِ بطحا گذر کن

ز احوالم محمد ﷺ را خبر کن

بہ ایں جانِ مشتاقم بہ آنجا

فدائے روضۂ خیر البشر کن!

تو ئی سلطانِ عالم یا محمد ﷺ

زروئے لطف سوئے من نظر کن

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش

خدایا ایں کرم بار دگر کن!

جامیؒ

Marfat.com